Regd. L No 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

۸ رمضان المبارک ۱۳۷۳ھ

الفضل لاہور

جلد ۴۳ | ۱۱ ہجرت ۱۳۳۳ ہش | ۱۱ مئی ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۰۸

مرکز اور صوبوں کے درمیان اختیارات اور آمدنی کی تقسیم کے سوال پر غور کرنے کیلئے سب کمیٹی کا قیام

دو ماہ کے بعد بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا پہلی بار اجلاس منعقد ہوا!

کراچی ۱۰ مئی:۔ آج کراچی میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی اور مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس ہوئے۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس دو گھنٹہ تک ۔ آج پارلیمانی پارٹی نے ایک سب کمیٹی مقرر کی جو مرکز اور صوبوں کے درمیان اختیارات اور آمدنی کی تقسیم کے سوال پر غور کرے گی۔ پارٹی میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے منظور کئے ہوئے اصولوں کے نو پیرا گراف بھی زیر بحث آئے۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا اجلاس دو ماہ میں پہلی بار ہوا۔

*اس قسم کے نعرے بھی لگائے گئے کہ منا تھو دم گارڈ سے کہہ ہے۔

یہودیوں کی طرف سے اردن کی سرحد پر ایک دن میں پانچ حملے

عمان ۱۰ مئی:۔ آج یہودیوں نے اردن کی سرحد پر پانچ حملے کئے جن میں چار ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔ کل بھی یہودیوں نے اردن کی سرحد پر حملے کئے تھے۔ عارضی صلح کے کمیشن کے افسر موقعہ پر پہنچ گئے ہیں۔ اردن کے حکام نے بتایا ہے کہ اسرائیل کے گشتی دستوں نے کھیتوں میں گولیاں چلا کر دا ئی شروع کر دی۔ شروع میں یہودیوں کے حملوں کا اردن کی طرف سے جواب نہیں دیا گیا۔ لیکن جب حملے بڑھتے ہی گئے تو پھر ان کا مقابلہ کیا گیا۔

کشمیر کے ساتھ بھی حیدر آباد جیسا سلوک کیا جائے۔ ڈاکٹر کھارے کا مطالبہ

حیدر آباد دکن ۱۰ مئی:۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے نائب صدر ڈاکٹر کھارے نے مہا سبھا کے آخری اجلاس میں یہ مطالبہ کیا۔ کہ کشمیر کو بھی حیدر آباد کی طرح بھارتی یونین میں ضم کر دیا جائے۔ اجلاس کے آخری حصہ میں...

متروکہ جائداد کے متعلق ہندوستانی پارلیمنٹ میں دو بل

نئی دہلی ۱۰ مئی:۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندہ کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی پارلیمنٹ میں عنقریب دو بل پیش ہونے والے ہیں۔ ایک بل کی رو سے حکومت کو تارکانِ وطن کی جائداد کی ملکیت کا حق حاصل ہو جائے گا۔ اور دوسرے بل کی رو سے متروکہ جائداد کا قانون منسوخ کر دیا جائے گا۔

جنوبی افریقہ کے وزیر داخلہ کی پنڈت نہرو پر نکتہ چینی

جوہنسبرگ ۱۰ مئی:۔ جنوبی افریقہ کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ پنڈت نہرو کو یہ پراپیگنڈا قطعاً بند کر دینا چاہئے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں سے نسلی امتیاز کی بناء پر برا سلوک ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا مسٹر نہرو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں پر مظالم کے بارہ میں تو شور مچاتے ہوئے نہیں تھکتے لیکن انہوں نے آج تک روس کے بیگار کے کیمپوں کے متعلق ایک حرف تک نہیں کہا۔

میں نے کلکتہ میں دونوں ملکوں کے اقتصادی تعاون کا ذکر کیا تھا

مسٹر فضل الحق کا تردیدی بیان!

ڈھاکہ ۱۰ مئی:۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ہے کے فضل الحق نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ انہوں نے کلکتہ میں جو تقریریں کی تھیں۔ ان کے جو معنی نکالے جا رہے ہیں۔ اس پر مجھے سخت حیرت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے مغربی بنگال کے اخبارات نہیں دیکھے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے بعض الفاظ اور جملوں کو توڑ مروڑ کر غلط معنی پہنائے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا میں نے جو کچھ کہا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں کو اقتصادی اعتبار سے ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہئے۔ آپ نے کہا تقسیم ملک جغرافیائی حقیقت ہے۔ اور میں اس کے خلاف کسی طرح بھی زبان سے کوئی لفظ نہ نکال سکتا تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی ہے کہ میں کسی ایسی حالت کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔ جس سے ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات اور تجارت منقطع ہو جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

لاہور ۱۰ مئی:۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل اچھی رہی ٹمپریچر بھی نہیں تھا۔ الحمد للہ

احباب حضور کی کامل صحتیابی کیلئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

فرانسیسی کمانڈر ویٹ منہ کی قید میں ہے

ویٹ منہ ریڈیو کی تصدیق

سائیگاؤں ۱۰ مئی:۔ ویٹ منہ ریڈیو نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ ڈین بن فو کی فرانسیسی فوجوں کا کمانڈر جنرل ڈیکاسیری ویٹ منہ کی قید میں ہے۔ آج ویٹ منہ ریڈیو نے قلعہ پر قبضہ کا حال بیان کرتے ہوئے کہا کہ ویٹ منہ نے اس قلعہ پر جو حملہ کیا تھا۔ اس سے سولہ ہزار فرانسیسی فوج ہلاک زخمی و قید ہوئی ہے جن میں ان کے افسران بھی شامل ہیں۔ دشمن فوجوں نے باسٹھ فرانسیسی جنگی ہوائی جہاز بھی مار گرائے اور قلعہ کی فرانسیسی فوج کا بہت سا گولہ بارود اور سامان جنگ پر قبضہ کر لیا۔

پارٹی کا جلسہ ہونے تک کابینہ کی موجودہ صورت حال باقی رکھی جائے

وزیر اعظم اور گورنر سندھ سے مخالف گروپ کی درخواست

کراچی ۱۰ مئی:۔ آج سندھ اسمبلی کے ۵۹ مخالف مسلمان ممبران نے جن میں تین مخالف وزیر بھی شامل تھے۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقات کی۔ پیر بنگا رڈ۔ مسٹر کھوڑو اور قاضی فضل اللہ بھی ان ممبروں کے ساتھ شامل تھے۔ بعد میں ان ممبران نے گورنر سندھ مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ سے بھی ملاقات کی۔ اس گروپ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ ہم نے مسٹر محمد علی اور گورنر سندھ پر زور دیا کہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا جلسہ ہونے تک کابینہ میں موجودہ صورت حال باقی رکھی جائے۔ یہ جلسہ ۲۶ مئی کو ہونے والا ہے۔ تاکہ اگر وزیر اعلیٰ سندھ پیرزادہ عبدالستار کے خلاف کوئی قرارداد اعتماد پیش ہو تو اس پر بحث ہو سکے۔

میجر صلاح سالم مصر کا دورہ کرینگے

قاہرہ ۱۰ مئی:۔ مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم اگلے مہینے کے آخر میں امریکہ جائینگے۔ وہاں صدر آئزن ہاور اور سیاسی فوجی اور مالی رہنماؤں سے ملاقات کرینگے۔ آپ امریکہ کے صنعتی اور فوجی مرکز بھی دیکھیں گے۔

لاہور ۱۰ مئی:۔ میاں افضل حسین پنجاب یونیورسٹی کے نئے وائس چانسلر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ موجودہ وائس چانسلر ڈاکٹر بشیر احمد کے عہدہ کی میعاد ختم ہونے پر مقرر کئے گئے ہیں۔

ہند چینی میں امریکن ہوائی جہاز کی تباہی

واشنگٹن ۱۰ مئی:۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک امریکی ہوائی جہاز جو ڈین بن فو میں محصور فرانسیسی فوج کو رسد پہنچانے کے لئے جا رہا تھا۔ راستے میں بگڑ گیا اس نے ویٹ منہ کے علاقہ پر اترنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ زمین پر اترتا ویٹ منہ کی فوجوں نے اس پر گولہ باری شروع کر دی اور وہ تباہ ہو گیا۔

ایڈن کی مولوٹوف سے ملاقات

جنیوا ۱۰ مئی:۔ آج جنیوا میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے ملاقات کی۔ انہوں نے امریکی وفد کے موجودہ لیڈر سے بھی ملاقات کی۔ کولمبیا کے وزیر خارجہ بھی جو کل جنیوا پہنچے ہیں مسٹر ایڈن اور امریکی وفد کے موجودہ لیڈر سے ملاقات کی۔

لنکا کو اقتصادی امداد دینے کیلئے امریکہ کی شرط

واشنگٹن ۱۰ مئی:۔ امریکہ کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ امریکہ لنکا کو اس شرط پر اقتصادی امداد دینا منظور کرے گا۔ کہ وہ اشتراکی چین کو ربڑ بھیجنا بند کر دے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ کابینہ نے ابھی تک اس تجویز پر غور نہیں کیا لیکن بعض وزیروں نے اس تجویز پر تبادلہ خیالات کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے ایمان اور ثواب کی نیّت سے نماز ادا کی تو اس کے پہلے گناہ بخشے گئے۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نے لیلۃ القدر میں نماز ادا کی ایمان اور ثواب کی نیت سے تو اس کے پہلے گناہ بخشے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ان تصوموا خیر لکم

"عبادات کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو۔ اور جس کے پاس مال نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی میں ہی کر سکتا ہے۔ ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آ جاتی ہے۔ سچ ہے۔

پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند

اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے۔ اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا۔ اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎

موئے سفید از اجل آرد پیام

اس لئے انسان کو چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرض بجا لائے۔ اور روزے کے بارے میں خدا فرماتا ہے۔ ان تصوموا خیر لکم۔ یعنے اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔" (الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

چندہ تحریک خاص اور لجنات اماء اللہ

(۱) مجلس شوریٰ میں فیصلہ ہوا ہے کہ "تحریکِ خاص" کے نام سے چندہ جمع کیا جائے جو ہر موصیہ عورت اپنی آمد پر کم از کم دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصی اپنی آمد پر ایک پیسہ فی روپیہ دے۔ جن عورتوں کی کوئی آمد نہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ علی الحساب چندہ دیں مگر دیں ضرور تا کہ کوئی عورت اس تحریک سے محروم نہ رہ جائے۔ تمام عہدہ داران کو چاہیئے کہ وہ ہر ماہ باقاعدگی سے یہ چندہ وصول کریں۔ اور اس کی نگرانی کریں کہ کوئی عورت اس چندہ سے محروم تو نہیں رہ جاتی۔ یہ چندہ تحریک خاص کے نام سے بھجوایا جائے۔

مجلس شوریٰ نے اس کے علاوہ تحریک خاص کے سلسلہ میں ساٹھ ہزار روپیہ کی رقم جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں سے پانچ ہزار کی رقم لجنہ اماء اللہ نے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ رقم دو ماہ کے اندر جمع کرنی ہے۔

(۲) تمام لجنات اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے یہ رقم دو ماہ کے اندر اندر جمع کرنے کی کوشش کریں تا کہ لجنہ اماء اللہ اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کر سکے۔ یہ اعلان پہنچنے پر اطلاع دیں کہ اس رقم کو پورا کرنے کے لئے کیا کارروائی کی۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تحریک جدید — اور — بقایا داران

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک نونہال جن کے ذمہ فہرست انیس سالہ میں آنے کے لئے ۱۲/ ۱۶۲ روپے بقایا تھا۔ وہ ۱۸۰ روپے کی رقم ارسال فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مجھے آج ہی بذریعہ واپسی ڈاک فوری طور پر حساب مطلع فرمائیں کہ ہم دونوں (خود و بیگم صاحبہ) کے ذمہ اب پچھلے تمام انیس سال کا کتنا بقایا ہے۔ تا کہ فوری طور پر بھجوا دوں۔ اور اس طرح ہم دونوں کا نام انیس سالہ لسٹ میں شامل ہو جائے۔ اسی وقت بقایا کی اطلاع کر دی۔ اور اسی طرح خاندان کے ایک اور ممبر جن کے ذمہ سال ۱۵ سے انیس تک ۱۲۸۸ روپے تھی وہ ادا فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ براہ مہربانی مطلع فرمائیں کہ میرا اور میری بیگم صاحبہ کا نام انیس سال میں آ گیا ہے۔ آپ اور آپ کی بیگم صاحبہ کا نام فہرست میں آ گیا ہے۔ مبارک ہو

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض افراد کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ اس ماہ میں ادا کر کے نام فہرست میں درج کروا لیں۔ انہیں اب فوری توجہ کر کے حساب صاف کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہر ایک احمدی کے لئے جو دور اول کا مجاہد ہے یہ ہے

"میرا ارادہ ہے کہ انیس سال کے اختتام پر ایک رسالہ شائع کیا جائے۔ اور اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ جنہوں نے اشاعت اسلام میں مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے۔ جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے دی۔"

پس تحریک جدید کے دور اول کے مجاہد نوٹ رکھیں کہ ان کا نام فہرست انیس سالہ میں انیس سال کی اشاعت اسلام کی مدد ادا کر کے آئے گا۔ کیونکہ ہر ایک کی ادا کردہ رقم کا فہرست میں دکھایا جانا ضروری ہے۔ وہ اپنے بقائے (اگر ہوں) جلد تر ادا فرمائیں۔

چنانچہ بنگال کے ایک سکول ماسٹر جن کا چار سال کا بقایا ۲۰۰ روپے تھا ارسال فرماتے اور لکھتے ہیں کہ میرا نام فہرست میں لکھ لیا جائے۔ اسی طرح ایک اور پروفیسر بنگال سے ایک ہزار سے اوپر بقایا ارسال فرما کر لکھتے ہیں۔ کہ میں تو پہلے ہی دیتا رہا تھا۔ مگر گذشتہ ایام میں پتہ لگا یا میرے ذمہ بقایا ہو گی۔ جو اب اللہ تعالےٰ نے سامان فرما دیا الحمد للہ

پس دور اول کا ہر شخص جہاں یہ کوشش کرے گا۔ کہ اس کا نام فہرست میں آ جائے اور وہ فہرست میں نام لانے کے لئے اپنی تسلی کرے۔ وہاں ہر بقایا دار بھی فوری توجہ کر کے ادا کرے اور اپنے بقایا کے ادا کرنے کی مرکز کو اطلاع دے۔ وکیل المال تحریک جدید

درخواست دعا

بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ رمضان کے بابرکت ایام میں اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں

(۱) اللہ تعالےٰ میرے تمام گناہوں کو معاف کرے۔ اور مجھے حقیقی ایمان اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے

(۲) مجھے کامل صحت عطا فرمائے

(۳) تمام مشکلات۔ تکالیف اور پریشانیوں سے نجات دے۔ جن میں میں مبتلا ہوں۔ اور مجھے اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔

(۴) محض اپنے فضل سے حقیقی کامیابی کے ساتھ تا زیست خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور مولیٰ مجھ سے راضی ہو۔ نیز میرے اہل و عیال کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صالح خادم دین با اقبال اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین خاکسار (صوفی) مطیع الرحمن بنگالی سابق مبلغ امریکہ

ولادت

مکرم برادرم فضل عمر صاحب واقف زندگی ربوہ کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۱۴ر فروری کو پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ امۃ الودود نام تجویز کیا گیا ہے۔ احباب نومولودہ کے لئے صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۱ ہجرت ۱۳۳۲ہش

158

قومی زبان کا مسئلہ

مجلس دستور ساز نے اردو کے ساتھ بنگلہ کو بھی سرکاری زبان تسلیم کر لینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اگرچہ بعض محبان اردو کے نزدیک پسندیدہ فیصلہ نہیں ہے۔ اور اپنے نظریہ کی تائید میں جو دلائل دیتے ہیں ان میں واقعی زور ہے۔ مگر ہماری دانست میں موجودہ حالات میں جبکہ بعض خود غرض لوگ زبان کے مسئلہ کو تنازعہ بنا کر ملک میں انتشار کی فضا کو ہوا دینا چاہتے تھے۔ یہ فیصلہ صحیح ہے۔ خاصکر جبکہ ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ کہ مرکزی ملازمتوں کے امتحانات میں حصہ لینے والے امیدواروں کو صوبائی زبانوں میں سے کسی زبان میں امتحان دینے کا حق حاصل ہوگا۔ اور کہ بیس سال کے عرصہ میں جب تک کہ انگریزی کو سرکاری مقاصد کے لئے اسی طرح استعمال کیا جا سکے گا۔ جس طرح اب کی جا رہی ہے کوشش کی جائے گی کہ پاکستان کے لئے ایک واحد مشترکہ زبان کی نشوونما کی جائے۔

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے دستور ساز اسمبلی کے اس فیصلہ کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بھی وعدہ فرمایا ہے کہ دس سال کے بعد ایک کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جو یہ دیکھے گا کہ انگریزی کو ہٹا کر اس کی جگہ پاکستان کی کوئی اور زبان استعمال کی جا سکتی ہے یا نہیں۔

جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے اردو زبان کچھ عرصہ کے بعد واقعی انگریزی کی جگہ لے سکتی ہے۔ بلکہ ہمارا خیال ہے۔ کہ اس حصہ ملک میں اردو باوجود کسی علاقہ کی مادری زبان نہ ہونے کے اب بھی اس قابل ہے کہ اگر سوال صرف مغربی پاکستان کا ہو تو یقیناً اردو انگریزی کی جگہ استعمال کی جا سکتی ہے۔ مگر بنگلہ کو سرکاری زبان تسلیم کر لینے کے بعد چونکہ بظاہر مشرقی پاکستان میں اردو کے مواقع کم ہو گئے ہیں۔ اس لئے دونوں بازوؤں میں لسانی آسانی اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ انگریزی کو کچھ عرصہ اور استعمال کیا جائے۔ اس دوران میں ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے۔ کہ ہم اردو اور بنگلہ اور دوسری صوبائی زبانوں میں زیادہ سے زیادہ مشترک چیزیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ایک ایسی زبان معرض وجود میں آئے۔ کہ جو انگریزی کی جگہ آسانی سے لے سکے۔

ہماری رائے میں بنگلہ کو سرکاری زبان تسلیم کرنے اور صوبائی زبانوں کے متعلق اقدام لینے سے اس کا بہت بڑا موقعہ مل سکتا ہے۔ خاصکر اس صورت میں کہ بنگلہ اور اردو کے رسم الخط میں بھی وحدت کو اختیار کر لیا جائے اس صورت میں دوسری صوبائی زبانوں کے ساتھ رسم الخط کا اشتراک بھی ایک واحد زبان کی نشوونما کے لئے بڑی حد تک ممد و معاون بن سکتا ہے۔

اصل چیز نیک نیتی ہے۔ اگر مختلف صوبوں کے لیڈر لسانی مسئلہ کو محض ذاتی اغراض کا ذریعہ نہ بنائیں۔ اور ملک و قوم کے مفاد کو اپنے مفاد کو ترجیح نہ دیں۔ تو ہمیں یقین ہے کہ پاکستان مدد زبانیوں کے خطرے سے بچ سکتا ہے۔ اور یہاں ایک ایسی واحد زبان پرورش پا سکتی ہے۔ جو تمام صوبوں میں بطور سرکاری زبان کے اور انگریزی کی جگہ بھی استعمال کی جا سکے۔

جن لوگوں نے بنگلہ کو سرکاری زبان بننے پر زور دیا ہے۔ ان کے پاس واقعی کچھ دلائل ہیں۔ جو موجودہ حالات میں کافی قوت رکھتے ہیں۔ مگر ہم ان کی خدمت میں پھر عرض کرتے ہیں کہ ان عارضی حالات کو دائمی حالات رکھنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے بلکہ انہیں بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ خواہ کوئی زبان ہو مگر تمام پاکستان میں کوئی نہ کوئی ایک ایسی دیسی زبان کی ضرور نشوونما ہونی لازمی ہے کہ جس کی موجودگی میں ہم کم سے کم باہمی معاملات میں انگریزی کے بغیر گزر کر سکیں اگر بنگلہ نے اردو سے مغائرت کی فضا میں ترقی کرنی شروع کر دی۔ تو یقیناً ملک و قوم کی سالمیت اور تحفظ کے لئے بہت بڑے زیاں کا موجب ہوگا۔

نوآبادیاتی ذہنیت

ڈین بین فو کے مقام پر ویٹ نام کے مقابلہ میں جو فرانس کو ہزیمت اٹھانا پڑی ہے۔ وہ شاید فرانس ہی نہیں بلکہ امریکی بلاک کے لئے روس کے مقابلہ میں ایک نہایت سخت حادثہ تصور کیا جائے گا۔ چنانچہ پیرس کی خبر جو پاکستان ٹائمز لاہور میں کل شائع ہوئی ہے اس کے مطابق جنرل ہنری نوادرے کے اندازے کے مطابق ۳ ہزار فرانسیسی سپاہیوں کی موت واقع ہو چکی ہے اور آٹھ ہزار فرانسیسی قید ہو چکے ہیں۔

خبر میں کہا گیا ہے کہ جنرل ہنری نے ایک نشریہ میں کہا ہے کہ اگر جنیوا کانفرنس میں کوئی پرامن حل نہ ہو سکا۔ تو ہند چینی جنگ میں بیرونی مداخلت ضروری ہو جائے گی۔ آپ نے کہا ہے کہ فرانسیسیوں کی اس شکست کا باعث چینی کمک ہے۔

فرانس اور ویٹ نام کے درمیان یہ تصادم ایک مدت سے ہو رہا ہے۔ اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بہت تجاویز سوچی گئی ہیں۔ پچھلے سال فرانس نے آزادی دینے کی بھی خواہش ظاہر کی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ اس پر عمل نہ ہوا۔ اور آج طویل کشمکش کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ چین سمیت کھلا در آیا ہے۔ اور اگر کوئی بہتر صورت نہ نکلی۔ تو شاید یہاں بھی کوریا کا نقشہ قائم ہو جائے۔ اور یو این او کے ذریعہ امریکہ خود میدان میں اتر آئے۔

یہ درست ہے کہ رموز سلطنت خویش خسرواں دانند مگر جہاں تک دنیا کے حالات سے آدمی اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ نوآبادی ذہنیت جو اب ایک فرسودہ چیز ہو چکی ہے۔ ابھی تک ان مغربی اقوام میں باقی ہے۔ اور جہاں تک ہو سکتا ہے وہ کمزور اقوام کو باعزت زندگی گزارنے کی روادار نہیں ہیں۔

اگر فرانس آج سے کئی سال پہلے کم از کم دوسری جنگ کے بعد ہی برطانیہ کی طرح جس نے ہندوستان کو آزادی دے دی ہے ہند چینی میں وہی پالیسی اختیار کر لیتا تو آج کمیونزم کا خطرہ اتنا تجاوز نہ کرتا۔ مگر فرانس نے ہٹ دھرمی سے کام لیا۔ اور طاقت کے بل پر ملک کے ابھرتے ہوئے عزائم کو کچل دینا چاہا۔ اس کا نتیجہ یہی ہونا تھا جو آج ہو رہا ہے کہ بیرونی امداد کے لئے اسے ہاتھ بڑھانا پڑا ہے۔

مشرق میں کمیونزم کے پھیلاؤ کے لئے مشرقی اقوام کی نوآبادیاتی ذہنیت کے خلاف بغاوت نہایت سازگار ثابت ہو رہی ہے۔ بےشک طاقت سے جہاں بھی کوریا جیسی حالت پیدا کر لی جائے۔ مگر کوریا کی حالت بھی ابھی کہاں ایسی سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ تمام خطرہ مٹ گیا ہو۔ اسی طرح اگر دوسرے مشرقی ممالک میں یہی صورت حال پیدا ہو گئی تو تیسری جنگ لازمی ہو جائے گی۔ جس کو دور رکھنے کے لئے تمام زور خرچ کیا جا رہا ہے۔

ہند چینی میں کمیونزم کا خطرہ اگرچہ فرانس کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ مگر اس خطرہ کو اگر روکا نہ گیا۔ تو ڈر ہے کہ کمیونزم جنوب مشرقی بعید کے تمام علاقہ پر قبضہ نہ کر لے۔ جس سے برما ہندوستان۔ پاکستان اور لنکا بھی غیر متاثر نہیں رہ سکتے۔ اس لئے اس خطرہ کو روکنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے باوجود ہم امریکہ اور برطانیہ سے درخواست کریں گے کہ وہ مشرقی ممالک خاصکر اسلامی ممالک کے ساتھ ایسی نئی پالیسی اختیار کریں۔ کہ جس سے یہ ممالک ایک باعزت دوست کی طرح ان سے دنیا کے امن کے لئے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں کوئی احساس کمتری محسوس نہ کریں۔ بلکہ برابر کے شریک کار ہوں۔ چنانچہ برطانیہ کو چاہیئے کہ مصر کے ساتھ اپنے تعلقات زیادہ سے زیادہ خوشگوار کرنے کی صورت پیدا کرے۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ کہ مصریوں کے قومی عزائم میں برطانیہ حائل نہ ہو۔ اور نہر سویز اور سوڈان کے مسائل بحسن طریق صلح و صفائی سے ان کے ساتھ ملکر دوستانہ روح کے ساتھ حل کر لے۔

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی محترم مولوی رفیع الدین صاحب فاضل مہاجر قادیان کئی سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲/۳ مئی ۱۹۵۴ء کی درمیانی رات کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں صرف چند آدمی شامل ہوئے احباب کرام جنازہ غائب پڑھیں۔ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

خاکسار (ماجد) بشیر الدین احمد جنجوعہ آف ڈھڈیانوالا ضلع سرگودھا

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی مساعی

رپورٹ بابت ماہ امان ۱۳۳۳ ہش

(مرسلہ معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پچھلے ماہ لائحہ عمل پیش کیا جاچکا ہے۔ اس کو تمام زعماء اور ناظمین میں تقسیم کر دیا گیا۔ تاکہ وہ اس کے مطابق بطریق احسن کام کر سکیں۔ اس کے مطابق شعبہ وار رپورٹیں حلقہ جات سے لی گئی ہیں۔ ہر ماہ حلقہ جات کی کارگذاری کا مقابلہ رپورٹوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کا اعلان ماہانہ اجلاس میں کیا جاتا ہے۔ ہر تین ماہ بعد اول رہنے والے حلقہ کو علم انعامی دیا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دھرم پورہ اول۔ بھاٹی دروازہ دوم اور سلطانپورہ سوئم رہے ہیں۔ بحیثیت مجموعی ہماری شعبہ وار رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

شعبہ مال:۔ اس آمد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

چندہ مجلس ۳ — ۰ — ۱۸۲ روپے
چندہ سالانہ اجتماع ۰ — ۴ — ۹ "
چندہ تعمیر دفتر ۰ — ۴ — ۱۴ "
چندہ خدمت خلق ۶ — ۶ — ۳ "
لوکل فنڈ ۰ — ۳ — ۲۳
فروخت رسالہ خالد ۰ — ۴ — ۲۱
سائیکل سٹینڈ ۶ — ۱۱ — ۷۳
بقایا ۶ — ۹ — ۴۲
ٹرپ (بقایا) ۰ — ۴ — ۱
کل وصولی = ۹ — ۱۴ — ۳۷۵

خدمت خلق:۔ حلقہ محمد نگر میں دو خدام نے اجنبی اشخاص کو راستہ بتایا۔ حلقہ مصری شاہ۔ قلعہ گوجر سنگھ۔ سلطان پورہ اور دھرم پورہ میں متعدد اصحاب کو ان کی جائے مقصود تک پہنچایا گیا۔ حلقہ محمد نگر میں ایک معذور شخص کے لئے کنوئیں سے پانی نکال کر اس کے گھر پہنچایا گیا۔ پھر ایک غریب آدمی کو جو بیمار تھا۔ کھانا کھلایا گیا۔ اور کچھ مالی امداد بھی کی گئی۔

ایک نابینا مسافر کو جو اسٹیشن سے باہر ٹکریں کھاتا پھر رہا تھا۔ ایک خادم نے اپنے کندھے کا سہارا دے کر اس کے گھر پہنچایا۔ اس کے علاوہ اس کو سامان خورونوش دیا گیا۔

خدام میں یہ سپرٹ پیدا کی جا رہی ہے۔ کہ وہ بسوں اور ریل گاڑیوں میں کھڑے ہوئے بوڑھے مردوں اور عورتوں کو اپنی جگہ پیش کریں۔ چنانچہ مختلف حلقہ جات سے متعدد خدام نے ریل گاڑی میں جگہ پیش کی۔ ایک خادم نے ریل گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اپنی جگہ ایک بوڑھے شخص کو پیش کی۔ دھرم پورہ کے حلقے میں دو افراد کو ملازمت دلائی گئی۔ اس کے علاوہ ایسے احباب کو جو خود اخبار خرید کر نہیں پڑھ سکتے۔ الفضل پڑھنے کے لئے دیا گیا۔

بھاٹی گیٹ میں امریکی گندم کی مفت تقسیم کے سلسلے میں خدام کام کر رہے ہیں۔ غرباء یتامیٰ مساکین اور بیوہ مستورات کو گندم حاصل کر کے دی گئی۔ اس کے علاوہ ساٹھ غریب عورتوں کو حلقے کے خدام نے گندم خود تول کر دیا۔ اس ماہ پھر خدام کو نواز کے ساتھ میو ہسپتال بھیجا گیا۔ جہاں انہوں نے بیماروں کی مزاج پرسی کے علاوہ ایسے لوگوں کی رہنمائی بھی کی جو یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا مطلوبہ وارڈ یا دوائی وغیرہ لینے کی جگہ کہاں ہے۔ ایک غیر احمدی دوست کو جن کی آنکھیں خراب تھیں۔ معائنہ کے لئے لے جایا گیا۔ اور معائنہ کرایا گیا۔

گو بادی النظر میں یہ چیزیں چھوٹی چھوٹی ہیں۔ اور بے حقیقت ہیں۔ لیکن ہم خدام میں یہ جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ خدمت خلق کے معمولی سے معمولی موقع کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

شعبہ تجنید:۔ سب خدام کو مستعد بنانے کے لئے ان کو بار بار توجہ دلائی جاتی ہے۔ بعض اوقات انفرادی طور پر تلقین کی جاتی ہے۔ کہ خدام نمازوں میں باقاعدہ تشریف لائیں۔ اور حلقہ جات کے جلسوں میں شرکت کریں۔ حلقہ مصری شاہ میں غیر مستعد اراکین کو چٹھیوں کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ نمازوں میں باقاعدہ حاضری کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اسی طرح حلقہ سلطان پورہ میں مختلف خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ کہ وہ غیر حاضر رہنے والے خدام کو نمازوں اور جلسوں میں لائیں۔ دوستوں کی سہولت کے لئے حلقے میں دو جگہ نمازوں کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔ بھاٹی دروازہ میں یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کہ غیر مستعد اراکین کے والدین کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ خاطرخواہ نکلتا ہے۔ اور خدام نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنے لگے ہیں۔

تعلیم و تربیت:۔ جیسا کہ ماہ فروری کی رپورٹ میں بتایا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام" کے امتحان کے لئے ۳۰ اپریل کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اس کتاب کا باقاعدہ درس ہر حلقے میں ہوتا رہا۔

دھرم پورہ اور سلطان پورہ میں یہ کتاب ایک مرتبہ ختم کر کے دوبارہ شروع کرائی گئی۔

قرآن کریم کا درس اس وقت خدا کے فضل سے سات حلقوں میں باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔

تقریروں کی مشق کے لئے "بزم حسن بیان" قائم کی جاچکی ہے۔ اور اس کے دو اجلاس اس وقت تک ہو چکے ہیں۔ تحریر کی مشق کے لئے ایک آل پاکستان تحریری مقابلے کا اعلان کیا جاچکا ہے۔ جس میں اول دوم آنے والوں کو سالانہ اجتماع کے موقع پر انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام جو لائبریری قائم کی گئی ہے۔ اس میں اس وقت تک ڈیڑھ صد کے قریب کتب جمع ہو چکی ہیں۔ روزانہ اخبارات دارالمطالعہ میں آتے ہیں۔ جس سے کافی دوست فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس ماہ قریباً تیس آدمیوں کو کتب جاری کی گئیں۔ شام کے واقف زندگی احمدی نوجوان جابی صاحب کی تشریف آوری پر انکی تحریک سے ایک خادم نے وقف جدید کی۔

شعبہ وقار عمل:۔ حلقہ جاتی تنظیم کے ساتھ وقار عمل کیا گیا۔ اس کے علاوہ بھاٹی دروازہ اور سلطان پورہ نے اپنی اپنی مسجد میں وقار عمل کیا۔ حلقہ دھرم پورہ نے چار پانچ میل کے فاصلے پر جا کر وقار عمل منایا۔

شعبہ اطفال:۔ سات حلقوں میں اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی جاچکی ہے۔ اور مربی مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ حلقہ سلطانپورہ مصری شاہ دھرم پورہ اور بھاٹی گیٹ میں اطفال کے باقاعدہ اجلاس بھی شروع ہو گئے ہیں۔ ایک حلقے میں اطفال کو خدام کے گھروں میں بھی بھیجا جاتا ہے۔ تاکہ وہ خدام کو نمازوں کے لئے بلائیں۔ جس سے ایک طرف اطفال میں دلچسپی اور کام کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف خدام میں ندامت کے جذبات پیدا ہو کر ان کو بیدار کرتے ہیں۔ حلقہ بھاٹی گیٹ میں اطفال سے چندہ بھی باقاعدہ اور باشرح وصول کیا جاتا ہے۔

شعبہ ایثار و استقلال:۔ دو حلقوں میں نو کے قریب خدام ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو ہر قسم کے کام کے لئے پیش کیا ہے۔ ان سے کام لینے کے لئے ایک پروگرام بنایا جائیگا۔ جس سے خدام میں قربانی اور ایثار کا جذبہ پیدا ہوگا۔ ماہ رواں میں حلقہ مصری شاہ سے دو خدام ایک ایک گھنٹے کے لئے دفتر میں آتے رہے۔ ان سے مختلف کام لئے جاتے رہے۔

تحریک جدید:۔ ماہ رواں میں تحریک جدید میں شامل ہونے۔ بقایا ادا کرنے نیز سال رواں کے وعدے ادا کرنے کی انفرادی اور اجتماعی کوشش جاری رہی۔ علاوہ ازیں نئی سکیم کے تحت پہلی سکیم "لفافے بنانا" پر عمل کیا گیا۔ کئی حلقوں کی طرف سے لفافے بن کر آتے ہیں۔ ان کو فروخت کر کے ان کی رقم تحریک جدید میں دی جائیگی۔

ایک دوست نے کرشن نگر میں نائٹ سکول جاری کیا ہے۔ جس میں وہ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سکھاتے ہیں جس کی آمدنی تحریک جدید کے چندہ کے طور پر دیں گے۔ جمعہ کے دن مختلف اشیاء فروخت کر کے اس کی آمد میں سے منافع تحریک جدید میں دینے کے لئے مرکزی طور پر حلقہ قلعہ گوجر سنگھ اور مصری شاہ کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ اول الذکر حلقے نے ابتدائی طور پر فی الحال دو روپے سے کچھ زائد رقم اس طریق سے کما کر دی ہے۔ مؤخر الذکر حلقے نے ابھی تک کوئی رقم جمع نہیں کرائی۔ کیونکہ ان کے پاس بھی کچھ چیزیں بقایا ہیں۔ وہ ان کو بھی فروخت کر کے اکٹھی رقم تحریک جدید میں دے دیں گے۔ میلہ چراغاں پر دو حلقوں کے خدام کچھ چیزیں لے کر بیچنے کے لئے شالامار گئے۔ وہاں فروخت کر کے منافع تحریک جدید کے لئے کمایا۔ مختلف ذرائع سے اس وقت تک کل دس روپے ۱ آنہ تک کام کرنے کے بعد تحریک جدید کے لئے وصول ہوئے ہیں۔

متفرق:۔ مورخہ ۱۳۳۳/۲/۵ کو ہمارا سالانہ اجلاس مسجد احمدیہ میں جمعہ کی نماز کے بعد ہوا جس میں شام کے احمدی نوجوان سید سلیم الجابی نے ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ مولوی فضل الٰہی صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ کل حاضری ساڑھے تین صد کے قریب تھی۔

اس ماہ میں ناظم صاحب عمومی۔ تعلیم و تربیت تحریک جدید نے دہلی دروازہ چابک سواراں مصری شاہ۔ سلطان پورہ۔ محمد نگر۔ نیلہ گنبد۔ کرشن نگر۔ دھرم پورہ۔ سنت نگر۔ بھاٹی گیٹ کے حلقہ جات کے دورے کئے۔ اور یہ دورے کافی حد تک کامیاب رہے۔

۱۰ مارچ کی رات ہمارے لئے سخت صبر آزما رات تھی۔ جبکہ ایک نادان دشمن نے ہمارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ نماز مغرب کے بعد یہ روح فرسا خبر ہمیں ملی بعد ازاں مجلس خدام الاحمدیہ نے فوراً مقامی احباب کو اطلاعات دینے کا بندوبست کیا۔ چنانچہ خدام کی مساعی سے نماز عشاء سے قبل ہی احباب بہ تعداد کثیر رتن باغ میں جمع ہو چکے تھے۔ نماز عشاء کے بعد نہایت رقت و زاری کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ زعیم حلقہ رتن باغ کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ کہ وہ روزانہ شام کو بذریعہ ٹیلیفون حضور کی صحت کے متعلق تازہ ترین اطلاعات حاصل کریں۔ اور رتن باغ پہنچایا کریں۔ اطلاع موصول ہونے پر ڈیوٹی پر مقرر خدام بذریعہ سائیکل ان کو حلقہ جات اور احمدی گھرانوں میں پہنچاتے رہے۔ الفضل کے اجراء تک برابر یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور ایک بجے رات تک مصروفیت رہتی رہی۔

(باقی دیکھو صفحہ ۷)

شیخ عبدالرحمٰن صاحب پلیڈر مرحوم

اخبار الفضل سے احباب اکرام کو علم ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور میرے والد محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب پلیڈر ۲۷ مارچ بروز ہفتہ صبح ساڑھے چھ بجے سیالکوٹ میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اور دوسرے احباب نے اس موقع پر خاکسار اور ہمارے خاندان کے دیگر افراد سے دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء میں مختصراً ان کی زندگی کے حالات درج ذیل کرتا ہوں۔

پیدائش اور خاندان

والد محترم جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب ماہ فروری ۱۹۰۳ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے ان کے والد صاحب اور ہمارے دادا صاحب کا اسم گرامی محمد عبداللہ تھا۔ وہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے تھے۔ اور جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ایک ممتاز فرد تھے۔ ہمارے دادا کا قدیم اصل مسکن وادی کشمیر تھا۔ مگر ہمارے اجداد نے وہاں سے ہجرت کی اور سیالکوٹ میں مستقل طور پر سکونت اختیار کی۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم مقامی اسلامیہ ہائی سکول سے پائی۔ بی۔ اے مرے کالج سے کیا۔ بعد میں لاہور لاء کالج سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ پھر آپ نے لاہور سے اے آر پی کا ایک کورس پورا کیا۔ اور سیالکوٹ میں دوران جنگ بطور اسٹاف آفیسر لگے رہے۔ جب یہ محکمہ ٹوٹ گیا۔ تو آپ نے پریکٹس شروع کی۔ کچھ عرصہ بعد ناموافق حالات کی وجہ سے اُدہیر ا سنز کے کارخانے میں ملازمت اختیار کی اور کافی عرصہ تک وہیں ملازم رہے۔ پھر مالک کارخانہ سے اختلاف پر استعفیٰ دے دیا اور وکالت کی طرف رجوع کیا۔ اور اپنی زندگی کے باقی بیس سال اسی پیشہ میں گزارے

آپ پیدائشی احمدی تھے۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق مسائل سے خوب واقفیت تھی۔ کچھ تو دادا جان کی وجہ سے۔ مگر زیادہ تر اخبار الفضل سے۔ سب سے پہلے کچہری سے واپسی پر الفضل کا مطالعہ کرتے تھے۔ اور ہم کو بھی تاکید کرتے کہ اسکو شروع سے لے کر آخر تک پڑھیں۔ آپ فرمایا کرتے کہ میری واقفیت احمدیت کے بارہ میں صرف اخبار الفضل کے مطالعہ کی وجہ سے ہے۔

آپ بہت ہمدرد طبیعت کے مالک تھے۔ حلقہ تعلقات بہت وسیع تھا۔ اور ہر ایک مجلس میں مقبول تھے۔ جس کا ثبوت آپ کی وفات کے موقع پر ملا۔ احمدی اور غیر احمدی مرد اور عورتیں اپنے اور پرائے ایک کثیر تعداد میں آپ کی وفات پر جمع ہوئے۔

اگر آپ کسی سے ناراض ہو جاتے۔ تو فوراً ہی راضی ہو جاتے۔ اور توقع سے بڑھ کر نوازتے تھے۔ دل کے بالکل صاف تھے۔ یتیموں اور بیواؤں کے بڑے ہمدرد تھے۔ اگر کوئی بیوہ عورت مقدمہ کے لئے آتی تو والدہ صاحبہ سے فرماتے کہ اس کی بات غور سے سنو۔ یہ عورت بڑی مصیبت زدہ ہے۔ اور اسکی مشکلات حل کرنے کی سر توڑ کوشش کرتے۔ یہاں تک کہ کئی کی پیروی مفت کی۔

ہر وقت مقدمے کی تیاری میں لگے رہتے اور اگر کوئی وقت خالی نکلتا تو درثمین نکال کر بڑی خوش الحانی سے پڑھنے لگتے اور ساتھ ہی ان پر رقت طاری ہو جاتی۔ تلاوت قرآن پاک بڑے ترنم سے فرماتے۔

وفات

جمعرات کی ساری رات مقدمے کی تیاری کرتے رہے۔ کیونکہ صبح کوئی بڑی بحث تھی صبح نہانے لگے تو کچھ حرارت تھی۔ اسلئے نہانے سے گریز کیا اور منہ ہی دھونے پر اکتفا کیا۔ کورٹ میں مسلسل کھڑے ہو کر تین گھنٹے بحث کی۔ اور بار روم کے فرش آتی دفعہ کچھ کمزوری محسوس کی جس کا اظہار اپنے ساتھیوں سے کیا جس کو انہوں نے مذاق سمجھا۔ کیونکہ مرحوم کی بظاہر صحت بہت اچھی تھی۔ کچہری سے گھر آئے۔ تو طبیعت معمول کے مطابق تھی۔ شام کے قریباً ساڑھے نو بجے تک ریڈیو سنتے رہے۔ اور بعد میں سو گئے۔ دس بجے ان کو دل کا دورہ اچانک پڑا۔ میں بھاگا بھاگا ڈاکٹر بلا لایا۔ جس نے دوا تجویز کی۔ پلائی اور چلا گیا۔ کہ اب آرام ہے۔ ایک گھنٹے بعد پھر دورہ پڑا۔ آدھے گھنٹے بعد پھر دورہ پڑا۔ خیر میں دو تین ڈاکٹر بلا لایا۔ جنہوں نے حالت دیکھی۔ خون نکالا مگر بلڈ پریشر پر کنٹرول نہ کر سکے۔ جس پر انہوں نے ایک اور ڈاکٹر کو بلایا۔ جس نے آکر حالت دیکھی اسکے سامنے چھٹا دل کا دورہ پڑا اور ان کے دماغ کی اندرونی شریان پھٹ گئی۔ جس پر ڈاکٹروں نے ناامیدی کا اظہار کیا۔ اور دعا کی تحریک کی۔ آدھ گھنٹے کے بعد اور یعنی ساتواں دورہ پڑا اور ان کے ساتھ ہی والد صاحب محترم کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وقت وفات ان کی عمر پورے ۵۲ سال تھی۔

آخر میں صحابہ کرام درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز دعا کریں کہ ہم پانچوں بھائیوں کو اور دوسری بہنوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

شیخ تصور الرحمٰن ایف۔ ایس۔ سی سٹوڈنٹ ولد مرحوم شیخ عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل سیالکوٹ

جو کام ھلاکو وغیرہ کے عساکر قاہرہ نہ کر سکے

وہ باہمی منافرت اور عدم رواداری نے کر دکھایا

(روزنامہ نوائے وقت ۱۰ اپریل ۱۹۵۴ء)

ایک ضلعی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ منٹگمری کے ایک نواحی گاؤں میں مختلف عقاید کے مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ جس میں ایک مؤذن ہلاک اور متعدد مسلمان مجروح ہوئے۔ اخباری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ تنازعہ درود شریف بلند آواز سے پڑھنے پر ہوا۔ جو لوگ اس کے مخالف تھے وہ مسلح ہو کر مسجد میں دوسرے لوگوں پر حملہ آور ہوئے۔ اس سے پیشتر مختلف شہروں اور قصبات میں بھی عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر تنازعات ہوتے رہے ہیں۔ جن میں بسا اوقات نوبت قتل و غارت تک پہنچتی رہی ہے۔ اس قسم کے افسوسناک واقعات اسبات کے آئینہ دار ہیں۔ کہ اسلام جس رواداری کی تلقین کرتا ہے۔ وہ کس حد تک ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ نظریاتی اختلاف ہر جگہ ہوتا ہے۔ لیکن اسکو سلجھانے کے لئے علمی بحث و مذاکرہ کی جگہ تلوار اور لاٹھی کا استعمال کسی صورت مستحسن نہیں۔ عقائد میں معمولی اختلاف صدیوں سے چلے آ رہے ہیں۔ ائمہ کرام بھی مسائل کی توجیہہ میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتے تھے۔ اپنے مسلک کی صحت کے لئے دلیل پیش کرتے تھے۔ لیکن اگر کوئی ان کے استدلال سے مطمئن نہیں ہوتا تھا۔ تو وہ لٹھ کا سہارا نہیں لیتے تھے۔ بلکہ حسنِ اخلاق علمی راست بازی سے دوسروں کو ہمنوا بنانے کی سعی و جہد کرتے تھے۔ یہ رواداری اور اختلاف کو برداشت کرنے کی صلاحیت ہی تھی کہ نظریات اور عقائد کے اختلاف کے باوجود مسلمان ایک ملت چلے آ رہے ہیں۔

بدقسمتی سے انحطاط و زوال کے دور میں برداشت تحمل، رواداری، اور نظریاتی اختلاف کے باوجود باہمی احترام کا میدان بھی سکڑ گیا ہے۔ معمولی باتوں پر تکفیر کی تلوار بے نیام ہو جاتی ہے سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ باتیں ایک ایسے مذہب کے نام لیواؤں میں ہو رہی ہیں جو ساری نوع انسانی کے لئے رحمت اور شفقت کا پیغام ہے۔ ہمارے سرور کائنات رحمۃ للعالمین ہیں اور ہم ایک دوسرے کے گلے کاٹنے کے لئے ہر وقت تیار۔ معمولی اختلاف کو بھی برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ نظریاتی اختلاف دیانتدار سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور سمجھ کے فرق سے بھی، لیکن اس کو دور کرنے کے لئے لاٹھی کا سہارا کسی صورت بھی پسندیدہ نہیں۔ جہاں اسبات کو انحطاط و زوال کے دور میں فروغ ہوا ہے۔ وہاں یہ بات بھی اتنی ہی درست ہے کہ یہ انحطاط و زوال بڑی حد تک اسی فرقہ پروری اور عدم رواداری کا نتیجہ ہے۔ اسلامی تاریخ کے ہر دور میں بے شمار مثالیں اس حقیقت کی آئینہ دار ہیں کہ باہمی اختلاف اور منافرت نے اسلام کے دشمنوں کو کتنا فائدہ پہونچایا۔ جو کام ھلاکو وغیرہ کے عساکر قاہرہ نہ کر سکے وہ باہمی منافرت اور عدم رواداری نے کر دکھایا

آج بھی ملت اسلامیہ کو بے شمار اہم مسائل درپیش ہیں اور اتحاد فکر و عمل کی ضرورت بہت شدید ہے۔ جو لوگ اپنے معمولی امور کے لئے مسلمانوں میں سر پھٹول کراتے ہیں۔ وہ کسی طرح وطن دوست اور اسلام کے شیدائی قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ ہم سنجیدہ و متین علماء کرام اور ملی بہبود کو پیش نظر رکھنے والے احباب سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں گے۔ اور اسبات کی کوشش کریں گے کہ مسلمانوں میں اتحادِ فکر و عمل کی قوتیں مستحکم ہوں نہ کہ منافرت اور باہمی کشیدگی کو فروغ ملے۔

درخواست ہائے دعا

میرا بھائی عبدالغفور زاہد ایف۔ ایس سی میڈیکل کا امتحان دے رہا ہے اور خاکسار نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب ہماری اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کریں۔

عبدالحلیم صدر بازار چنیوٹ ضلع جھنگ

(۲) میرے بھائی محمود احمد نے ایف اے کا امتحان دیا ہے احباب اسکی کامیابی کے لئے دعا کریں

(رشید احمد)

۶ مارچ کو لاہور میں قرونِ مظلمہ کی یورپی تاریخ کے قتلِ عام کی یاد تازہ ہو رہی تھی

پاکستان کے دشمن ایک مذہبی تحریک کے لبادے میں داخلی خلفشار پیدا کرکے ملک کی سالمیت کو نقصان پہونچا رہے ہیں

(۵ مارچ کو مسٹر دولتانہ کا بیان)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا تیسرا باب

گورنر اور وزیر اعلیٰ دونوں چاہتے تھے کہ اس بیان کو نمازِ جمعہ سے قبل ہوائی جہاز سے مساجد میں پھینکا جائے۔ گورنر نے وزیر اعلیٰ اور ارکان کابینہ کی موجودگی میں ہوم سیکرٹری سے کہا کہ وہ ٹیلی فون پر یہ بیان خلیفہ شجاع الدین کو پڑھ کر سنائیں جنہیں اسی روز یا ایک روز پہلے کے ایک اشتہار کے ذریعے سے مجلس عمل کا چوتھا ڈکٹیٹر نامزد کیا گیا تھا۔ ہوم سیکرٹری یہ حکم بجا لائے اور خلیفہ شجاع الدین کو نہ صرف ٹیلی فون پر یہ بیان پڑھ کر سنایا۔ بلکہ گورنر کی خواہش کے مطابق اس کی نقلیں بھی ان کی قیام گاہ پر بھجوائیں۔ گورنر خلیفہ صاحب کی تسلی کرنے کے لئے بڑے بے تاب نظر آتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے یہ بات بار بار دریافت کی کہ بیان کی نقلیں خلیفہ صاحب کو پہنچانے کے متعلق ان کے احکام کی تعمیل ہو چکی ہے یا نہیں ؟ گورنر نے انسپکٹر جنرل پولیس کو بھی یہ ہدایت کی کہ وہ اس بیان کو لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے سے گاڑیوں پر شہر بھر نشر کر دیں۔ گورنر اور وزیر اعلیٰ کے زیر ہدایت اس بیان کا ترجمہ فوراً اضلاع میں تار کے ذریعے سے بھیج دیا گیا۔

قتلِ عام

وہ دن "سینٹ بارتھلمیو ڈے" یعنی قرونِ مظلمہ کی یورپی تاریخ کے اس رسواکن دن کی یاد تازہ کرنے والا تھا۔ جب مذہبی بنا پر قتل عام ہوا۔ اور قریب تھا کہ ہو بہو وہی نقشہ پھر نظر آنے لگے۔ کہ دن کے ڈیڑھ بجے مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ اس سے پہلے روز ایک احمدی مدرس مارا گیا تھا۔ ۶ مارچ کو ایک احمدی محمد شفیع بریا والا مارا گیا۔ کالج کے ایک احمدی طالب علم جمالی احمد کو بھاٹی دروازہ کے اندر چھرا گھونپ کر مار ڈالا گیا ایک اور شخص مرزا کریم بخش کو جو احمدی تھا یا جس کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ احمدی ہے فلیمنگ روڈ پر چھرا گھونپ دیا گیا اور اس کی لاش کو اسی کے جلتے ہوئے فرنیچر کے ڈھیر میں جھونک دیا گیا۔ اس روز حسب ذیل احمدیوں کا مال اسباب لوٹا یا جلایا گیا پاک ریپبلک میڈیکل۔ آر سوکو موسے اینڈ سنز کی دوکان۔ راجپوت سائیکل ورکس۔ ملک محمد طفیل اور ملک برکت علی کے عمارتی لکڑی کے اور دوسرے گودام میسن روڈ پر ملک عبد الرحمٰن کا مکان۔ مزنگ روڈ اور ٹمپل روڈ پر پانچ احمدیوں کے مکان جن میں شیخ نور احمد ایڈووکیٹ کا مکان بھی شامل ہے۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مسٹر بشیر احمد کا جو ایک سرکردہ ایڈووکیٹ ہیں مکان تیسرے پہر ہجوم نے گھیرے میں لے لیا۔ اور لوگ اس میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ جب کہ مسٹر بشیر احمد نے اپنی حفاظت کے لئے چند گولیاں چلا دیں۔ اس پر ایک فوجی عدالت میں مقدمہ بھی چلا جس میں انہیں بری کر دیا گیا۔ ۶ اور ۷ مارچ کی درمیانی رات عبد الحکیم مالک پائینیر الیکٹرک اینڈ بیٹری سٹیشن میکلوڈ روڈ کے مکان پر حملہ کرکے ان کی بوڑھی ماں کو مار ڈالا گیا۔

وزیر اعلیٰ کے نقشِ قدم پر

وزیر اعلیٰ کے ۶ مارچ کے بیان کے بعد پنجاب میں مسلم لیگ کی متعدد تنظیموں نے مطالبات کی حمایت میں قراردادیں منظور کیں۔ مثلاً ۸ مارچ کو میاں چنوں مسلم لیگ نے اپنی قرارداد میں یہ قانون بنانے کا مطالبہ کیا کہ کوئی شخص اپنے لئے نبی کا لفظ استعمال نہ کر سکے اور اگر کرے تو تعزیری جرم کا مرتکب قرار دیا جائے ۸ مارچ کو سٹی مسلم لیگ وزیر آباد نے دو قراردادیں منظور کیں جن میں سے ایک قرارداد کے ذریعے سے ہر کونسلر کے لئے واجب قرار دیا گیا تھا کہ تحریک ختم نبوت کی تائید و حمایت میں وہ نہ صرف مقامی مجلس عمل کو مالی امداد دے بلکہ ضرورت ہو تو اس تحریک کی خاطر جسمانی قربانی بھی دے۔ قرارداد میں یہ اعلان بھی کیا گیا۔ کہ سٹی مسلم لیگ من حیث الجماعت مجلس عمل کے پروگرام یا سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کریگی دوسری قرارداد میں وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو تار کے ذریعے سے یہ کہنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کہ مجلس عمل کے مطالبات کو تین روز کے اندر اندر منظور کر لیا جائے۔ ورنہ سٹی مسلم لیگ کے سارے ارکان ایک ساتھ مستعفی ہو جائیں گے۔ اور اپنے حلقوں سے منتخب ہونے والے ارکان اسمبلی سے درخواست کریں گے کہ وہ چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی حمایت حاصل کرنے کی مہم شروع کریں۔ اسی قرارداد میں ان اقدامات کی بھی شدید مذمت کی گئی۔ جو حکومت نے مسلمانوں کے مذہبی مطالبات کو بزور دبانے کے لئے اختیار کئے تھے۔ اسی روز سٹی مسلم لیگ جلال پور جٹاں نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں تحریک ختم نبوت اور وزیر اعلیٰ کے ۶ مارچ کے بیان کی غیر مشروط تائید کی گئی اور اس بیان کی روشنی میں یہ پیشکش کی گئی۔ کہ وزیر اعلیٰ نے جو بھی قدم اٹھایا اس کی حمایت کی جائیگی اس قرارداد میں مزید کہا گیا کہ لیگ کے ارکان اس نصب العین کے حصول کے لئے عملی اقدام کرنے کے لئے بانی لیگ کے احکام کا انتظار کر رہے ہیں اسی تنظیم کی ایک اور قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو وہ مجلس عمل کے مطالبات منظور کر لے۔ ۸ مارچ ۱۹۵۳ء کو گکھڑ مسلم لیگ نے تین قراردادیں منظور کیں۔ پہلی قرارداد میں کہا گیا کہ مسلم لیگ کے وقار کو برقرار رکھنے کی غرض سے اس کے ارکان کے لئے عوام کا ساتھ دینا۔ اور تحریک ختم نبوت میں حصہ لینا ضروری ہے دوسری قرارداد میں لیگ نے اس تنظیم نے اپنے صدر میر محمد بشیر کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے خود کو گرفتاری کے لئے پیش کیا تھا۔ اور تمام کونسلروں سے اپیل کی کہ وہ بھی صدر کے نقشِ قدم پر چلیں۔ تیسری قرارداد میں حکیم احمد علی کو صدر مقرر کیا گیا اور ان کے ذمے یہ کام سونپا گیا کہ میر محمد بشیر کی گرفتاری کے بعد مزید گرفتاریوں کے لئے رضاکار تیار کریں بستی مسلم لیگ کامونکے نے ۸ مارچ ۱۹۵۳ء کو احمدیوں کو اقلیت قرار دینے اور چوہدری ظفر اللہ خان کو برطرف کرنے کے مطالبے کی حمایت کا اعلان کیا۔

دولتانہ کا دوسرا بیان

۱۰ مارچ ۱۹۵۳ء کو مسٹر دولتانہ نے حسب ذیل اعلان کیا:-

اس ماہ کی ۶ تاریخ کو میں نے اپنی اور اپنی وزارت کی جانب سے صوبے کے عوام سے اپیل کی تھی کہ وہ امن و قانون اور ضبط و نظم برقرار رکھنے میں مدد دیں۔ میں نے انہیں یقین دلایا تھا کہ میری حکومت تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں سے فوراً گفت و شنید کرنے کو تیار ہے اور میرے وزیر یہ مطالبات مرکزی حکومت کے پاس اس سفارش کے ساتھ پیش کریں گے کہ انہیں منظور کر لیا جائے یہ اپیل اس وقت میں کی گئی تھی جب لاقانونی عناصر لوٹ مار مچاتے۔ اور اور آتش زنی کرتے تھے اور ضروری سروسوں کو معطل کر رہے تھے۔ پاکستان دشمن تخریبی عناصر تحریک تحفظ ختم نبوت کو اس غرض کے لئے استعمال کر رہے تھے کہ پاکستان کے تحفظ اور سالمیت کو نقصان پہنچانے کے لئے اقتدار کا تختہ الٹ دیں مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کریں اور گڑبڑ پھیلائیں۔ میری اپیل کا مقصد اس امر کا یقین حاصل کرنا تھا کہ صوبہ کے عوام امن و قانون اور ضبط و نظم کو برقرار رکھنے کے لئے جدوجہد کریں گے۔ تاکہ پاکستان کے دشمن ایک مذہبی تحریک کے لبادے میں داخلی خلفشار اور لاقانونیت پیدا کرکے پاکستان کی سالمیت کو ضرر پہنچانے کی مزید سعی نہ کر سکیں۔ واقعہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے میری اپیل کے باوجود لاقانونیت جاری رہی ہے اور صورت حال پر قابو پانے کے لئے لاہور میں مارشل لاء نافذ کرنا پڑا ہے۔ موجودہ حالات میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سے گفت و شنید یا ان کے مطالبات پر غور کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی سی حکومت کیوں نہ ہو اس کا اولین فریضہ اس امر کو یقینی بنانا ہے کہ قانون کی اطاعت کی جا رہی ہے اور اس کے شہریوں کے جان و مال کی پوری حفاظت ہو رہی ہے۔ مرکزی اور صوبائی دونوں حکومتیں لاقانونیت کو خواہ وہ کہیں سر اٹھائے دبانے اور امن و قانون اور نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ ملک کے اتحاد و سالمیت کو اس وقت جو خطرہ درپیش ہے حکومت کو لازم ہے کہ اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لا کر اسے دور کرے۔ میں اس صوبے کے عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ امن و قانون اور ضبط و نظم کو جہاں بھی خطرہ ہو اسے بحال کرنے اور اس امر کو یقینی بنانے کیلئے حکومت سے تعاون کریں کہ پاکستان کے دشمن مسئلہ ختم نبوت کو ذاتی اغراض کے لئے اس طرح ہرگز استعمال نہ کریں جس سے ملک کے اتحاد و سالمیت کو خطرہ ہو"

احمدیوں کی اپنی جلسہ گاہ میں بھی ان کے اجتماع پر احرار نے خشت باری کی

اس بیان پر صوبہ مسلم لیگ پنجاب کی مجلس عاملہ نے صاد کیا۔ مجلس عاملہ نے ۱۱ مارچ ۱۹۴۹ء کے اجلاس میں اعلان کیا۔ کہ مجلس اس اپیل کی پوری طرح تائید کرتی ہے جو پنجاب کے محب وطن باشندوں کے نام کی گئی ہے۔ مجلس عاملہ نے اس قرارداد میں پنجاب میں صوبہ مسلم لیگ کے ہر کارکن سے کہا کہ اس بیان میں جو ہدایات دی گئی ہیں۔ وہ دیانتداری سے ان پر عمل پیرا ہوں۔

سیالکوٹ کے واقعات

سیالکوٹ کے واقعات کی سرکاری رپورٹ مسٹر آئی۔یو خاں کمشنر مسٹر ایس۔ این عالم ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔ مسٹر غلام سرور خاں ڈپٹی کمشنر اور سید عبدالرؤف کے تحریری بیانات اور لیفٹیننٹ کرنل خوشی محمدؐ کے حلفیہ بیان میں موجود ہے۔ ہم نے تحقیقاتی عدالت کے چند اجلاس سیالکوٹ میں بھی کئے۔ جن میں کافی غیر سرکاری شہادتیں قلمبند کیں۔ یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر مسٹر غلام سرور خاں کے تبادلہ کے بعد ہوئے۔ جن کے خلاف عوام کی طرف سے بعض شکایات کی گئی تھیں۔

جب سے مسٹر مظہر علی اظہر ۱۹۳۱ء کی کشمیر ایجی ٹیشن میں احرار رضاکاروں کا دستہ لیکر جموں گئے۔ اس وقت سے سیالکوٹ احرار کی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا ہے۔ یہ ایک اہم قادیانی مرکز بھی ہے۔ اور اس حیثیت سے قادیان کے بعد اسی کا درجہ ہے۔ احرار احمدی تنازعہ میں پہلا اہم واقعہ یہاں اس وقت رونما ہوا۔ جب ایک شخص غلام محمدؐ شاہ نے احمدیوں کے خلاف بڑی سخت تقریر کی۔ جس کی بنا پر اسے ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء کو دفعہ ۲۵۹ الف تعزیرات ہند کے تحت سزا دی گئی۔ یہ تنازع کسی نہ کسی صورت میں ۱۹۴۹ء تک جاری رہا۔ لیکن اس دوران میں کوئی بڑا واقعہ رونما نہیں ہوا۔ ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو احرار نے باؤنڈری کمیشن میں احمدیوں کے موقف کو ہدف تنقید بنانے کے لئے ایک تبلیغ کانفرنس کی۔ اس کے جواب میں ۱۵ جنوری ۱۹۵۰ء کو احمدیوں نے اپنے موقف کی وضاحت کے لئے ایک جلسہ کیا۔ احمدیوں کا یہ جلسہ جس وقت ہو رہا تھا۔ احرار نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ جس میں ایک لڑکے کو چھرا گھونپ دیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت ہفتہ بھر کے لئے جلسوں کے انعقاد پر پابندی لگا دی۔ نومبر ۱۹۵۱ء میں احمدی حسب معمول اپنا جلسہ سالانہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ضلعی حکام نے جذبات کی نوعیت کے پیش نظر انہیں اس کے التوا پر آمادہ کر لیا۔ یہ اجتماع پھر نومبر ۱۹۵۲ء میں احمدیوں کی اپنی جلسہ گاہ میں ہوا۔ مگر احرار نے حاضرین پر پتھراؤ کیا۔

احرار فروری ۱۹۵۲ء میں احمدیوں کے خلاف رائے عامہ کو منظم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ احمدیوں کے خلاف تحریک نے اب تحفظ ختم نبوت کی صورت اختیار کر لی۔ اور ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو اس شہر میں آل مسلم پارٹیز کنونشن ہوئی۔ اس کنونشن کے بعد تحریک تحفظ ختم نبوت عوام میں زیادہ مقبول ہو گئی۔ اور ہر فرقہ کے واعظ اس کی طرف کھنچے چلے آنے لگے۔ تحریک کی طاقت روز افزوں تھی۔ مسجدوں میں خطبہ جمعہ احمدیوں کی مذمت کی تقریر پر مشتمل ہونے لگا۔ اور تینوں مطالبات زوردار انداز سے پیش کئے جانے لگے۔ ۳۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو پسرور کی ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کنونشن میں وزیر اعلیٰ نے جس کے دوران میں کہا۔ "اگر امن و قانون اور نظم و ضبط کے لئے کوئی خطرہ نہ پیدا کیا جائے۔ تو میں تحریک ختم نبوت کی پوری تائید و حمایت کرتا ہوں۔"

اکتوبر ۱۹۵۲ء میں مولوی بشیر احمدؐ خطیب جامع مسجد پسرور۔ کرامت علی شاہ اور منظور احمدؐ نے عرس گلو شاہ پر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۱۲ کے تحت کارروائی کرنے کو کہا۔ لیکن حکومت نے یہ سفارش نہ مانی۔ نومبر ۱۹۵۲ء میں ایک اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس ہوئی۔ جس میں تینوں مطالبات پہلے سے بھی زیادہ پُرزور انداز میں پیش کئے گئے۔ صوبائی حکومت کو اب احرار احمدی تنازع کی وسعت و شدت کا اندازہ ہو چکا تھا۔ اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اس بارے میں عام ہدایات سلسلہ وار جاری کرنی شروع کر دیں۔ ان ہدایات کا مفہوم یہ تھا۔ کہ مقدمات صرف قابل گرفت تقریروں کی بنیاد پر چلائے جائیں۔ اور مسجدوں میں نہ کوئی گرفتاری کی جائے۔ نہ وہاں ہونے والے اجتماعات کو منتشر کیا جائے۔ ایک اور ہدایت یہ تھی۔ کہ کارروائی صرف احرار اور احمدیوں کے خلاف کی جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ غیر احراری مولویوں نے ہر مسجد کے ممبر سے احمدیوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے میں خود کو آزاد محسوس کیا۔

مجلس عمل پنجاب کے مشورے پر اس ضلع میں ایک ایکشن کمیٹی قائم ہوئی۔ اس کمیٹی نے رضاکار بھرتی کرنے اور فنڈ جمع کرنا شروع کر دیا۔ صاحبزادہ فیض الحسن نے بڑا پراپیگنڈا کیا۔ اور ضلع بھر میں کئی جلسوں میں تقریریں کیں۔ ۱۰ فروری ۱۹۵۳ء کو کئی ہزار افراد نماز جمعہ کے لئے جناح پارک میں جمع ہوئے ہیں۔ جن سے مولوی محمدؐ علی کاندھلوی پروفیسر خالد محمود۔ مولوی محمدؐ یعقوب اور مولوی فضل حق نے خطاب کیا۔ احمدیہ عقائد کے رد میں کتابوں اور رسالوں کی فروخت اور آٹھ آٹھ آنے کے ٹکٹ بیچنے سے ہزاروں روپیہ جمع کیا گیا۔

باقی مسلسل صفحہ ۸ پر ملاحظہ ہو

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی مساعی (بقیہ صفحہ ۲)

زعماء حلقہ جات یہ اطلاعات احباب جماعت تک پہنچا دیتے رہے۔

حضور کے لئے مختلف حلقہ جات میں صدقے کا انتظام کیا گیا۔ اور متعدد بکرے ذبح کئے گئے۔ یہ تمام انتظام خدام کے سپرد تھا۔ (بکرے لانا۔ گوشت کی تقسیم۔ چندہ کی فراہمی وغیرہ) انفرادی صدقات وغیرہ کے علاوہ اجتماعی طور پر جو بکرے ذبح کئے گئے۔ ان کی تعداد ۱۵ تھی۔

حلقہ بھاٹی گیٹ نے ۲۶/۴/۱۰ کی رقم صدقہ کے طور پر غرباء میں تقسیم کی۔ لیکن الفضل میں غلطی سے یہ ۳۶/۲/- شائع ہو گئی۔ اس پر اس حلقہ کے خدام نے اس غلطی کو حقیقت بنا کر یعنی دس روپے مزید فراہم کر کے تقسیم کئے۔ اسی طرح حلقہ رتن باغ میں بھی گیارہ روز تک خدام کے ذریعہ غرباء میں کھانا تقسیم ہوتا رہا۔

اجتماعی دعائیں:۔ ہر حلقہ میں نماز مغرب کے بعد بالالتزام سات روز تک اجتماعی دعائیں ہوتی رہیں۔ خدام کی طرف سے روزے رکھنے کی تحریک کی گئی۔ اس پر احباب جماعت نے لبیک کہا۔ اور ۲۷ مارچ کو روزہ رکھا۔

۱۱ مارچ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام موصول ہوا۔ اسی کو فوراً مجلس نے جمعہ کی نماز کے بعد احباب جماعت میں تقسیم کر دیا۔ اور تمام زعما اور صدر حلقہ جات کو بھی اس کی کاپیاں دے دی گئیں۔ تاکہ وہ ہر احمدی گھرانے میں یہ پیغام پہنچا دیں۔

اجلاس:۔ عرصہ زیر رپورٹ مجلس عاملہ اور مجلس ناظمین کے ۴ اجلاس ہوئے۔ ان میں سے دو مجلس عاملہ کے تھے۔ اور دو ناظمین کے۔ حلقہ جات کے جلسوں کے علاوہ مجلس کا مرکزی طور پر سالانہ اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔

ایجنسی:۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے "خالد" رسالہ کی ایجنسی گزشتہ اکتوبر میں لی تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے ایجنسی اپنا کام باقاعدہ کر رہی ہے۔ اس وقت تک "خالد" کے پچاس پرچے منگائے جاتے ہیں۔

ہجوم نے گاڑی کے چلنے میں دیر کردی۔ ڈبوں کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ سٹیشن پر پھیری اور سٹال والوں کو لوٹا۔ گنے کے کھیتوں کو نقصان پہنچایا

بقیہ صفحہ اول

کراچی کے فیصلوں کے مطابق مجلس عمل کے سیکرٹری نے ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کی صبح کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام ایک پیغام بھیجا جس میں قاضی منظور احمد اور عبدالمجید جمیل کی گرفتاری کا حکم تھا۔ یکم مارچ ۱۹۵۳ء کو شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ اور دس ہزار افراد کا ہجوم مولوی محمد یعقوب کی قیادت میں راست اقدام کے لئے خدمات پیش کرنے کی غرض سے کراچی جانے والے رضاکاروں کو الوداع کہنے کی غرض سے ریلوے سٹیشن پر جمع ہو گیا۔ ہجوم بازاروں کا چکر کاٹ کر احمدیوں کے خلاف نعرے لگاتے اور حکومت بالخصوص وزیر اعظم کو گالیاں دیتے ہوئے آیا تھا۔ وہ اس قدر بے قابو ہو رہا تھا کہ اس نے گاڑی کے چلنے میں دیر کر دی۔ اور بعض ڈبوں کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ بعض لوگ رضاکاروں کے ساتھ ہی گاڑی پر سوار ہو گئے اور نارووال جا کر وہاں سے واپسی پر انہوں نے گاڑیوں کو روکا۔ سٹیشن پر پھیری اور سٹال والوں کو لوٹا۔ اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ گنے کے کھیتوں کو نقصان پہنچایا۔

سختی کی ہدایات

۳ مارچ ۱۹۵۳ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایک ٹیلیفونی اور ایک ٹیلیگرام نمبر BBS-29-214/2 مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء موصول ہوا جن میں انہیں حکومت کے اس فیصلے سے مطلع کیا گیا تھا کہ تحریک سے سخت گیر سلوک کیا جائے۔ انہوں نے پولیس اور مجسٹریٹوں کا اجلاس طلب کر کے حسب ذیل فیصلے کئے۔

(۱) تحریک کے سرغنوں کو ۲ و ۳ مارچ کی درمیانی رات کو پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت گرفتار کر لیا جائے۔ اس غرض کے لئے ہوم سیکرٹری سے ٹیلیفون پر اجازت حاصل کر لی گئی۔

(۲) جو لوگ اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں انہیں حراست میں لے لیا جائے۔ اور کہیں دور لے جا کر چھوڑ دیا جائے۔

(۳) فوج کو امداد کے لئے تیار رہنے کو کہا جائے۔

۲ مارچ ۱۹۵۳ء کی شام کو رام تلائی میں بہت بڑا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی سلطان احمد، پروفیسر خالد محمود، مولوی حبیب احمد اور مولوی محمد یعقوب نے تقریریں کیں۔ ان تقریروں کا لب و لہجہ واضح طور پر حکومت کے خلاف تھا۔ پروفیسر خالد محمود نے خواجہ ناظم الدین کو متنبہ کیا کہ ان کا بھی مسٹر لیاقت علی خان کا سا انجام ہو گا۔ اعلان کیا گیا کہ رضاکاروں کے دستے اگلے روز کراچی بھیجے جائیں گے۔

مولوی محمد حسین، مولوی محمد علی کاندھلوی، محمد صادق ولد بھولا، مولوی حبیب احمد، عبدالغفور بٹ اور بشیر احمد ولد چراغ دین کو ۲ اور ۳ مارچ کی درمیانی رات کو گرفتار کیا گیا۔ ۳ مارچ ۱۹۵۳ء کی صبح کو چھوٹے چھوٹے ہجوم بازاروں میں جمع ہونے لگے۔ حالانکہ فوج اور پولیس گشت لگا رہی تھی۔ یہ ہجوم سرکشی کا رویہ اختیار کئے ہوئے تھا۔ لیکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم پر ان میں سے بعض کو پولیس نے اور بعض کو فوج نے منتشر کر دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس جب کہ دن کے ساڑھے دس بجے کے قریب دارالشہابیہ پہنچے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ اس عمارت کے اندر اور آس پاس کے گھروں کی چھت پر بہت بڑا ہجوم ہے جو حکومت کے خلاف نعرے لگا رہا ہے۔ اس ہجوم سے منتشر ہونے کو کہا گیا تو اس نے شہابیہ کے دروازے اندر سے بند کر لئے۔ یہ دیکھ کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اجتماع کو غیر قانونی قرار دیا۔ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر خلیل الرحمٰن اور خواجہ اقبال احمد مجسٹریٹ کو ہدایت کی کہ ہجوم کو منتشر کریں جب مسٹر خلیل الرحمٰن عمارت میں داخل ہوئے تو انہیں احساس ہوا کہ ان کا سپاہی اور کسی نے پیچھے سے حملہ کیا ہے تاہم وہ اور خواجہ اقبال احمد چار پانچ افراد کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جو کہ اب بعض ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک مولوی محمد یعقوب بھی تھے جنہیں ۲ اور ۳ مارچ کی درمیانی رات کو گرفتار نہیں کیا جا سکا تھا۔ گرفتاریوں کے بعد ہجوم پھر دارالشہابیہ اور متصل عمارتوں کی چھت پر چڑھ گیا۔ اور چھت کی اوٹ سے خشت باری کرنے لگا جس کے باعث پولیس کو دارالشہابیہ کے سامنے والی سڑک پر کھڑی گاڑیوں کی آڑ لینی پڑی۔ اس پتھراؤ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے زخم آئے ایک سب انسپکٹر کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ پھر تنبیہ کے بعد جس کی عوام نے کوئی پرواہ نہ کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پولیس کو گولی چلانے کا حکم دیا۔ تاہم چھت کی پردہ دیوار کے پیچھے سے ہجوم خشت باری کرتا رہا۔

اس مرحلے پر ایک ہجوم دارالشہابیہ سے اچانک سڑک پر آ گیا۔ اور پولیس پر خشت باری کرتے ہوئے آگے بڑھا۔ ان لوگوں کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ لیکن وہ چونکہ خشت باری کرتے رہے۔ اس لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ ہجوم پسپا ہو گیا۔ سڑک پر وہاں ایک لاش نظر آئی۔ اس فائرنگ میں پولیس گویا چلائی گئیں۔ لاش پولیس نے اٹھالی۔ لیکن ہجوم بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور پولیس کے دسترس سے باہر گیا ہجوم نے پولیس کے قبضہ سے لاش بھی لے لی۔ اور مولوی محمد یعقوب کو بھی چھڑا لیا جنہیں حراست میں لیا گیا تھا۔ صورت حالات چونکہ بالکل بے قابو ہو گئی تھی اس لئے آٹھویں پنجاب رجمنٹ کے لیفٹیننٹ کرنل خوشی محمد کی کمان میں فوج کے حوالے کر دی گئی۔ ہجوم نے شہری افسروں کو نرغے میں لے کر ایک بند گلی میں دھکیل دیا جہاں وہ کسی طرح ایک گھر کی چھت پر چڑھ گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں اے۔ ایس۔ آئی غلام حسن کو بھی زخمی حالت میں یہاں لایا گیا۔ جن کے پیٹ میں چھرا گھونپ کر ان کا ریوالور چھین لیا گیا۔

آتشزنی

اس دوران میں ہجوم نے پولیس کی دو گاڑیوں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی جیپ کو آگ لگا دی میونسپل فائر بریگیڈ کو یہ آگ بجھانے کیلئے بلایا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اسے بھی جلا دیا گیا ہے۔ اس مرحلے پر خبر ملی کہ ہجوم ضلع کچہری پولیس کے تھانے شہری دیوانی سرکاری عمارتوں کو آگ لگانے والا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اس جگہ سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور پولیس گارد لے کر سرکاری عمارتوں کی حفاظت کے لئے چلے۔ جن میں سٹیٹ بنک کی عمارت بھی شامل تھی۔

دارالشہابیہ کا واقعہ جس وقت رونما ہو رہا تھا۔ سٹی انسپکٹر اور سٹی مجسٹریٹ کا آمنا سامنا رنگ پورہ کے چوک میں ایک ہجوم سے ہوا جو دارالشہابیہ کی سمت بڑھ رہا تھا۔ اس ہجوم کو روکا گیا۔ لیکن وہ مشتعل ہو گیا۔ اور اس نے سٹی مجسٹریٹ اور سٹی انسپکٹر اور ایک اے۔ ایس۔ آئی۔ اور ایک ہیڈ کانسٹیبل کو زخمی کر دیا تاہم فوج ان کی مدد کو آ گئی۔ اور اس نے انہیں مزید ضرر سے بچا لیا۔

دوپہر تک ہجوم بے حد پھیل گیا۔ اور ان سپاہیوں پر حملے کئے جو ٹریفک ڈیوٹی پر کھڑے تھے۔ ہجوم نے پھر جلوس کی صورت اختیار کر لی اور ایک ایسے شخص کی لاش کو اٹھا کر لے گئے جو دارالشہابیہ میں مارا گیا تھا۔ جلوس مسلم لیگ کے دفتر میں بھی پہنچا جہاں کی لائبریری لوٹ لی گئی تھی۔ مسلم لیگ کے صدر خواجہ محمد صفدر ایم۔ ایل۔ اے کو دفتر سے نکالا گیا۔ اور ان کا منہ کالا کر کے انہیں بھی بازاروں میں پھرایا گیا۔ آخر لیفٹیننٹ کرنل خوشی محمد نے آ کر چھڑایا۔ جلوس پھر جناح پارک کی طرف چلا۔ جہاں کوئی پچاس ہزار افراد نے مولوی محمد یعقوب کی قیادت میں اس میت کی نماز جنازہ پڑھی۔ مولوی صاحب نے اس موقع پر موزوں تقریر بھی کی۔

کمشنر کو صورت حال کے متعلق ٹیلیفون پر باخبر کر دیا گیا تھا۔ وہ اسی روز شام کو آ پہنچے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۳ تاریخ کو دن کے ایک بجے سے ۴ تاریخ کو دن کے ایک بجے تک چوبیس گھنٹے کا کرفیو لگا رکھا تھا۔ لیکن چونکہ پولیس اور فوج کی قلت کے باعث کرفیو پوری طرح نافذ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے کمشنر نے اس کے اوقات بدل کر دس بجے رات سے ساڑھے ۴ بجے صبح تک کر دیئے۔ اسی روز ایک شخص عبدالحی قریشی کو جو غیر احمدی تھا۔ اور جس نے ایک ہجوم کو تشدد سے روکا تھا پیٹا گیا۔ اور اس کا گھر لوٹا گیا۔

۴ مارچ کو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی گئی۔ اس روز ڈائرکٹ ایکشن کمیٹی نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز دارالشہابیہ سے مسجد مولوی نور دین میں منتقل کر دیا۔ یہ مسجد تحصیل اور تھانہ صدر کے قریب واقع ہے۔ ایک بہت بڑا ہجوم اس مسجد کی سمت بڑھ رہا تھا۔ اسے روک لیا گیا۔ اور کمشنر کی ہدایت کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس ہجوم کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ مگر یہ اثر نہ ہوا پھر پولیس کو ہجوم پر لاٹھی چارج کرنے کا حکم دیا گیا لیکن اس پر آس پاس کے گھروں سے خشت باری ہونے لگی جس سے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر خلیل الرحمٰن کے سر میں شدید زخم آیا۔ اور پولیس کی ایک گاڑی کو نقصان پہنچا۔ اس لئے صورت حال فوج کو سونپ دی گئی جس نے گولی چلا کر اس پر قابو پا لیا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک ہجوم مسجد کے سامنے پھر جمع ہو گیا فوجی افسروں نے لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کی اور منتشر ہو جانے کی استدعا کی جب انہوں نے دیکھا کہ یہ طریق کارگر نہیں ہوتا۔ تو انہوں نے بازار میں ایک فیتہ راستہ روکنے کے لئے لگا دیا اور ہجوم کو متنبہ کیا کہ وہ اس حد سے آگے نہ بڑھے۔ لیکن کسی نے یہ فیتہ کاٹ ڈالا۔ اور فوجی پرچم کو آگ لگا دی بعض لوگ ننگی تلواریں اور چھرے لہراتے اور چیختے ہوئے اس طرف کو بڑھے فوراً بریگیڈیئر اکبر کی ہدایت میں گولی چلا دی جس سے ۴ آدمی ہلاک اور دس زخمی ہو گئے۔